⊙ ڈاکٹر بی بی امینہ
لیکچرار، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

لغت، علمِ لغت اور لغت نویسی

Abstract:

Lexicology is the general study of the vocabulary of languages.It deals with the meanings and uses of words. Lexicography is theory and practice of compiling dictionaries and it studies the lexicon as a research object. Both of these disciplines have something to do with investigation into the lexicon. They are connected with words and their features. Thus they are closely related to dictionary and the process of dictionary making.However they differ from one another in many respects. This article illustrates the differences and similarities in the approaches taken by them as well as providing some definitions.

Keywords:

Lexicology Dictionary Theory Language Linguistics Vocabulary

لغت (Dictionary):

لغت عربی زبان کا لفظ ہے لیکن اس کے متعلق ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ لفظ غیر عربی ہے اور یونانی لفظ 'لوگوس' (logos) کا معرب یا اس کا ہم معنی ہے(۱) جسے 'لفظ'، 'بول چال'، 'دلیل و حجت' اور 'وضاحت' کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے(۲)۔ اسی سے log، logo اور logy بھی بنے ہیں، جن میں سے log کے معنی 'لفظ'، 'کلامیہ' یا 'مطالعہ' کے ہیں(۳)، logo 'لفظ'، 'بول چال' اور 'کلامیہ' جب کہ logy 'بول چال کا طریقہ'، 'علم'، 'نظریہ' اور 'مطالعہ' کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے(۴)۔ تاہم یونانی زبان میں لغت کے لیے lexicon مستعمل ہے جو انگریزی میں قدیم زبانوں کی لغت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے(۵)، لیکن اب اس کے لیے 'ڈکشنری' کا لفظ رائج ہے، جو 'لغت' کا ہم معنی ہے۔ تاہم موضوع پر مزید بحث کرنے سے پہلے اس امر کا فیصلہ ضروری ہے کہ 'لغت' کو مذکر لکھا جائے یا مؤنث؟ یہ ایک ایسا لفظ ہے، جس کی تذکیر و تانیث آج بھی زیرِ بحث ہے، لیکن راقمہ نے زیرِ نظر مقالے میں اسے بہ طور 'لفظ' مذکر اور بحیثیت 'کتاب' مؤنث تحریر کیا ہے اور اس کے لیے سہ ماہی اردو نامہ کے شمارہ نمبر ۲۶ میں بیان کیے گئے جناب شان الحق حقی کے جن

دلائل کو بنیاد بنایا ہے وہ نکات کی صورت میں درج ذیل ہیں:

الف۔ اردو زبان میں تذکیر و تانیث کا تعین محض سماعی اور بے قاعدہ ہے، لیکن پھر بھی لغت بالاصل مؤنث ہے۔

ب۔ اردو میں 'لغت' کے وزن پر جتنے بھی لفظ داخل ہیں، چند مستثنیات مثلاً 'جگت' کے علاوہ باقی مؤنث بولے جاتے ہیں مثلاً 'صفت'، 'جہت'، 'نیت'، 'صحت' وغیرہ تو یہ مذکر کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ 'جگت' بھی بضم اوّل مؤنث ہی ہے۔

ج۔ اکثر فصحا لغت کو لفظ کے معنوں میں مذکر بھی بولتے ہیں، لیکن اہل لکھنؤ نے، غالباً لغت ہی کے قیاس پر، اسے لفظ کے معنی میں مؤنث بھی لکھا ہے۔

د۔ چوں کہ تذکیر و تانیث کا فیصلہ نوع یا نفس کی بنیاد پر بھی کیا جاتا ہے اور لغت ایک کتاب ہے، اس لیے بھی لغت کو مؤنث قرار دیا جانا چاہیے۔

ہ۔ مولوی احتشام الدین اور مولوی عبدالحق جیسے ماہرین بھی اسے مؤنث ہی بولتے اور لکھتے رہے۔

و۔ میرا من کے ہاں یہ 'لفظ' کے معنوں میں مؤنث ہے، لیکن بہ طور لفظ اب مذکر پر اتفاق ہے اور اس کی امثال بھی موجود ہیں جب کہ بہ طور کتاب امثال سے یہ لفظ مؤنث ثابت ہے۔(۶)

اب اگر اصطلاح پر بات کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ 'ڈکشنری' کی اصطلاح پہلی بار غالباً تیرھویں صدی عیسوی میں قرون وسطیٰ کی لاطینی زبان میں لاطینی اسم صفت Dictionarius کی بنیاد پر گھڑی گئی، جس کے معنی 'الفاظ کا/ الفاظ کے متعلق' (of words) کے ہیں۔ یہ لفظ لاطینی لفظ Dictio سے ماخوذ ہے، جس کے معنی لاطینی زبان میں 'بات' کے یا قرون وسطیٰ کی لاطینی زبان میں 'لفظ' کے ہیں۔ انگریزی میں یہ لفظ نسبتاً تاخیر سے استعمال کیا گیا۔ اس بابت اس کا پہلا تذکرہ ولیم بوڈ (William Boude) کی تصنیف The Pilgrimage of Perfection (۱۵۲۶ء) میں ملتا ہے۔ علاوہ ازیں فرانسیسی لغت نویس پیئر ے برشے (۱۲۹۰ء۔۱۳۶۲ء :Pierre Bercheur) نے اپنی لغت میں بھی اس کا تذکرہ کیا۔ لاطینی لفظ dictio کے متعلق، جو انگریزی لفظ diction کا ماخذ بھی ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ فعل dicere سے لیا گیا ہے جس کے معنی 'کہنا' کے ہیں۔ اس کے اصل معنی 'کہنا' یا 'اظہار کرنا' کے بجائے 'نشان دہی کرنا' کے تھے، جس کا اندازہ اس کے مشتق Indicare سے بھی ہوتا ہے، جو انگریزی لفظ indicate کا ماخذ ہے۔(۷) بہ طورِ عنوان لفظ 'ڈکشنری' پہلی بار سر ٹامس ایلیٹ (۱۴۹۰ء۔۱۵۴۶ء :Sir Thomas Elyot) کی لاطینی۔ انگریزی ڈکشنری (لندن: ۱۵۳۸ء) میں استعمال ہوا۔ اس طرح سولھویں صدی سے یہ لفظ ہر قسم کی حوالہ جاتی کتب کے لیے استعمال ہونے لگا(۸) اور اب بھی یہ کسی زبان کے الفاظ کی حوالہ جاتی کتاب کی طرف اشارہ کرتا ہے، جسے متعلقہ زبان سے وابستہ لوگ مخصوص معلومات کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اوکسفرڈ کی جامع انگریزی لغت Concise Oxford Dictionary for Current English کی تعریف کے مطابق:

> ''لغت ایک ایسی کتاب ہے جو ایک زبان کے انفرادی الفاظ سے یا اس کے ایک مخصوص حصے سے بنتی ہے۔ اس میں املا، تلفظ، مترادفات، اہمیت اور استعمال، مآخذ، تاریخ یا کم از کم ان میں سے

کچھ معلومات کو لغت میں موجود اُن الفاظ کے حوالے کے لیے دیا جاتا ہے، جو کسی خاص ترتیب سے اس کتاب میں شامل ہوتے ہیں۔'' (۹)

ایگر برخانوو(Igor Burkhanov) کے نزدیک:

''کوئی بھی حوالہ جاتی کام، جو لسانیاتی معلومات یعنی تلفظ، املا، لغوی معنی، اشتقاق، استعمال کے مختلف پہلو اور انسائیکلوپیڈیائی معلومات یعنی سوانحی، جغرافیائی، تاریخی حقائق، سائنسی نظریات اور اصول وقوانین فراہم کرے،'' لغت کہلاتا ہے۔ (۱۰)

جب کہ لیڈسلوژ گوستا(۱۹۲۴ء۔۲۰۰۷ء:Ladislav Zgusta) کے الفاظ میں:

''لغت منظم طریقے سے ترتیب شدہ ایک معاشرتی لسانی ہیئت یا ساخت کی فہرست ہے، جو ایک خاص بول چال کے حامل گروہ کی بول چال کی عادات سے ترتیب دی جاتی ہے اور مرتب اس پر اس طرح تبصرہ کرتا ہے کہ ایک ماہر قاری اس کے ہر حصے کو الگ الگ کو سمجھ سکتا ہے اور اس کے متعلق وہ تمام حقائق جو اس لسانی گروہ میں ان الفاظ کے تفاعلی کردار سے متعلق ہیں، جان لیتا ہے۔''(۱۱)

درج بالا تعریفات کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ لغت ایک خاص قسم کی معلومات کی فراہمی کا ایسا ذریعہ ہے جو فوری حوالے کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کا جزوی یا عارضی ریکارڈ ہے جو املا، تلفظ، اشتقاق، معنی اور استعمال وغیرہ کے حوالے سے اپنے اندر معلومات کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتا ہے، جسے اس کی ساخت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ میکرو اسٹرکچر(macro structure)، جسے ساختِ کبیر (۱۲)بھی کہتے ہیں۔ یہ پیش لفظ، لغت کی خصوصیات کی تفصیل، صارفینِ لغت کے لیے دی جانے والی ہدایات، مخففات کی فہرست، تلفظ کی وضاحت کے طریقۂ کار، کسی متعلقہ عنوان پر مضمون مثلاً زبان کی تاریخ وغیرہ، لغویہ کی فہرست (جو الف بائی اور موضوعاتی دونوں ہوسکتی ہے) اور ضمیمہ جات پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱۳)

۲۔ مائیکرو اسٹرکچر(micro structure)، جسے ساختِ صغیر(۱۴) کہتے ہیں، اندراجات کی معلومات کی ترتیب سے علاقہ رکھتا ہے۔ اس میں تلفظ، املا، قواعدی حیثیت، معنی، مترادفات، وضاحت، امثال، استعمال اور اشتقاقات سے متعلق معلومات شامل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ لغات میں اضافی معلومات یا تصاویر وغیرہ بھی دی جاتی ہیں۔ (۱۵)

یوں لغت کو الفاظ سے متعلق مختلف النوع لسانیاتی معلومات کے لیے ایک مفید حوالہ جاتی کتاب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جو زیادہ تر املا، تلفظ، اشتقاق، قواعدی حیثیت، معنی اور استعمال وغیرہ سے متعلق ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایک لغت کسی زبان کے الفاظ کا گودام، مخزن یا گنجینہ ہے، جس تک رسائی سب سے آسان ہے، لیکن اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ یہ صرف حوالہ جاتی کتاب نہیں بل کہ یہ بہت سی عملی ضروریات کو بھی پورا کرتی ہے اور اسے کئی اور مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، مثلاً لغت ایک راہ نما کے طور پر کسی لفظ یا الفاظ کے اچھے اور برے یا صحیح اور غلط استعمال کے مابین افتراق کو واضح کرنے کے لیے بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ متعلقہ زبان، معاشرے اور

اس میں گزاری جانے والی زندگی کے بارے میں معلومات کی فراہمی کا ذریعہ بھی ہے اسی لیے بوسونسن (پ ۱۹۴۱ء: Bo Svensen) اسے ثقافتی مظہر قرار دیتے ہیں کیوں کہ ان کے مطابق ''لغت کسی ثقافت کی پیداوار ہے، جس میں وہ ترتیب دی جاتی ہے اور وہ اس ثقافت کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔''(۱۶) چناں چہ اس کام کے لیے کسی بھی لغت میں الفاظ کے حوالے سے نہ صرف لسانیاتی بل کہ غیر لسانیاتی معلومات کا اندراج بھی ضروری ہے تاکہ وہ ایک اہم اور معتبر دستاویز کی صورت میں صارفین لغت کی راہ نمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔

یوں تو لغت سے متعلق بہت سے موضوعات، مباحث اور مسائل ہیں، لیکن عصر حاضر میں ان میں سے دو موضوعات یا علوم کو بہ طور خاص اہمیت دی جاتی ہے جو علم لغت (Lexicology) اور لغت نویسی (Lexicography) ہیں۔ یہ دونوں علوم بالترتیب لغت نویسی کے نظری اور عملی پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

علم لغت (Lexicology):

علم لغت نظریاتی لسانیات کی ایک شاخ ہے۔ اس کے لیے انگریزی میں Lexicology کا لفظ مستعمل ہے، جو lexico (لفظ کا) اور logy (علم/ مطالعہ) سے مل کر بنا ہے جس کے معنی 'لفظ کا علم/ مطالعہ' کے ہیں۔(۱۷)

اس کی کئی تعریفیں کی جاتی ہیں مثلاً:

> علم لغت ''الفاظ کی ساخت، معنی اور عمل کا مطالعہ ہے۔''(۱۸)
>
> ''علم لغت لفظیات (lexicon) کا مطالعہ ہے۔''(۱۹)
>
> ''علم لغت کسی زبان کے الفاظ یا لغوی اکائیوں کا مطالعہ ہے۔''(۲۰) یا
>
> ''یہ لسانیات کی ایسی شاخ ہے جس کا تعلق ذخیرۂ الفاظ کی لغوی اکائیوں (Lexemes) کی ساخت، بناوٹ اور ان کے معنی سے ہوتا ہے۔''(۲۱)

تاہم ایگر برخانوو (Igor Burkhanov) نے علم لغت کی جو تعریف کی ہے وہ نسبتاً زیادہ واضح اور جامع معلوم ہوتی ہے۔ ان کے مطابق:

> ''علم لغت کو عموماً لسانیات کی اس شاخ کے طور پر متعارف کروایا جاتا ہے جو (کسی زبان کی) لغوی اکائیوں کے نظریاتی مطالعے سے، جس میں ان کی اصل، تاریخی ارتقا، ترتیبی ساخت اور مثالی اور نحویاتی پہلو میں ارتباط شامل ہے، متعلق ہوتی ہے۔''(۲۲)

ان تعریفات کو پیش نظر رکھا جائے تو علم لغت کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کی ساخت کے مطالعے کو کہتے ہیں۔ اس میں ان کے تمام پہلوؤں مثلاً الفاظ اور ان کے معنی، لفظوں کے آپس میں تعلق، الفاظ کے آپس میں ملاپ اور الفاظ کا زبان کے دوسرے پہلوؤں یعنی فونیمیات، مارفیمیات اور نحویات کے ساتھ تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح علم لغت ایک طرف تو تشکیل الفاظ اور معنی کے ساتھ علاقہ رکھتا ہے اور دوسری طرف اس کا ایک لغت کی تشکیل اور ان تمام لسانی پہلوؤں کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے، جو لغت کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

علم الاصوات کے نقطۂ نظر سے ایک لفظ چند مخصوص آوازوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جس کی کچھ صوتی، قواعدی اور

معنیاتی خصوصیات ہوتی ہیں۔علم لغت کسی لفظ کا مطالعہ اس کے ہر ممکنہ پہلو سے کرتا ہے،جس میں اصوات اور مارفیمیات کے علاوہ اس کے معنیاتی خصائص اور سیاق وسباق کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔کیوں کہ کسی بھی لفظ کے معنی کو اس کا سیاق و سباق ہی سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔یا پھر الفاظ کا ارتقا اور ان کا استعمال بھی معنی میں تبدیلی کی وجہ بنتا ہے۔اس کے علاوہ بھی تہذیبی، ثقافتی، سیاسی اور سماجی عوامل کی بنا پر ایک لفظ یا اس کے معنی میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے،جس سے متعلقہ تمام مباحث علم لغت کے دائرہ کار میں داخل ہیں،لیکن یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ علم لغت ایک اکیلے بامعنی لفظ ہی سے بحث نہیں کرتا بل کہ اس کے مرکبات، محاورات اور ضرب الامثال بھی اس کا موضوع ہیں۔اس لحاظ سے علم لغت کا دائرۂ اقتدار عصریاتی (Diachronic) بھی ہے اور ہم عصری (Synchronic) بھی۔عصریاتی نقطۂ نظر سے یہ کسی بھی مخصوص زبان کے الفاظ کی اصل، ان کی ساخت اور معنی کے ارتقا کا عہد بہ عہد جائزہ لیتا ہے، جب کہ ہم عصری نقطۂ نظر سے یہ کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کے مختلف پہلوؤں کا کسی خاص عہد کے تناظر میں مطالعہ کرتا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علم لغت میں کسی بھی لفظ کا لسانیات کے دوسرے شعبہ جات سے تعلق قائم کیے بغیر مطالعہ نہیں کیا جا سکتا۔مزید برآں علم لغت کے تحت کسی بھی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کا صرف عصریاتی اور ہم عصری ہی نہیں بل کہ عمومی یا خصوصی اور تقابلی یا تفریقی مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔اس طرح علم لغت لسانیات کی مختلف شاخوں مثلاً لغت نویسی، اشتقاقیات اور اسلوبیات کی بنیادی ضروریات کی تکمیل میں معاون ثابت ہوتا ہے۔(۲۳)

چوں کہ علم لغت زبانوں کے الفاظ کے مطالعے کا ایک سائنسی اور منفرد پہلو ہے اس لیے اس علم کی اپنی اصطلاحات ہیں، جن میں سب سے اہم lexeme یعنی 'لغویہ' ہے۔یہ کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کے لسانی مطالعے کی بنیادی اکائی ہے(۲۴) اور ایک ایسا بامعنی لفظ ہے، جس کی کوئی تصریف (inflexion) نہ ہوئی ہو(۲۵)۔ بالفاظِ دیگر یہ کسی زبان کے معنوی جز کی ایک مفرد اکائی ہے، جو خود تو اپنی ابتدائی صورت میں ہوتی ہے، لیکن اپنی تمام تصریفی صورتوں سے معنی کی بنیاد پر مطابقت رکھتی ہے۔مثلاً 'کتاب' ایک لغویہ ہے جو 'کتابوں' اور 'کتابیں' سے معنی کی بنیاد پر علاقہ رکھتا ہے۔اسی طرح 'کرسی' بھی ایک لغوی اکائی ہے، جو اپنی تصریفی اشکال 'کرسیاں' اور 'کرسیوں' سے معنی کی بنا پر باہم منسلک ہے۔لیکسیم کے بعد دیگر اصطلاحات میں تین اصطلاحات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور انھیں تقریباً ہم معنی بھی قرار دیا جاتا ہے، لیکن ان تینوں میں فرق ہے۔یہ اصطلاحات vocabulary، lexicon اور lexis ہیں۔ان سب کو عموماً 'ذخیرۂ الفاظ' کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔آر۔کے۔ہارٹ مین اور گریگری جیمز نے اپنی لغت میں vocabulary کو کسی زبان کے تمام الفاظ، lexicon کو vocabulary اور lexis کو lexicon ہی کہا ہے۔(۲۶) پروفیسر عامر علی خان نے vocabulary کے لیے 'ذخیرۂ الفاظ' یا 'فرہنگ'، lexicon کے لیے 'لغت' اور lexis کے لیے 'لغات' کے اردو مترادفات استعمال کیے ہیں(۲۷)، لیکن ڈاکٹر رؤف پاریکھ ان میں موجود خفیف سے فرق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ vocabulary کسی زبان میں موجود تمام الفاظ یا ان کا ذخیرہ ہے، جسے اردو میں 'ذخیرۂ الفاظ' کا نام دیا جا سکتا ہے۔lexicon کسی زبان، شعبۂ حیات یا کسی فرد کے دائرۂ علم میں آنے والے الفاظ ہیں، جسے ہم 'لفظیات' کہہ سکتے ہیں۔جب کہ lexis کے معنی 'گفت گو، بولنے کا انداز یا لفظ' کے ہیں۔یہ 'ذخیرۂ الفاظ' اور 'لفظیات' کے بین بین ہے، جس کے لیے 'سرمایۂ الفاظ' یا 'مخزن الفاظ' جیسی اردو اصطلاحات استعمال کی جا سکتی ہیں(۲۸)۔

ان کے علاوہ بھی علم لغت کی کئی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں تاہم ان کا استعمال مذکورہ بالا اصطلاحات کے مقابلے میں زیادہ نہیں۔ مثال کے طور پر کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کی ساخت اس زبان کا 'لغوی نظام' یعنی lexical system کہلاتا ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک اصطلاح lexical set بھی ہے جو لغوی اکائیوں کے ایک ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جن میں معنوی اشتراکات ہوں، مثلاً اچھا، اچھے، اچھائی، اچھوں، اچھی وغیرہ مل کر ایک سیٹ بناتے ہیں جو سارے کے سارے بنیادی اکائی 'اچھا' سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک اصطلاح lexical gap یعنی 'لغوی خلا' بھی ہے جو اس غیر موجود لفظ کو کہتے ہیں جس کی کمی ہم کسی زبان میں اس وقت محسوس کرتے ہیں جب ایک لغوی نظام میں کسی کیفیت یا لفظ کے لیے ہمیں کوئی مناسب لفظ نہیں ملتا۔ اس کی بہترین امثال ٹیلی فون، ٹیلی وژن اور کمپیوٹر جیسی سائنسی ایجادات ہیں، جن کے لیے اردو کے لغوی نظام میں کوئی مناسب یا عام فہم لفظ موجود نہیں۔ اس کا ایک سبب ثقافتی افتراقات یا اختلافات بھی ہو سکتے ہیں، جس کی وجہ سے ترجمہ کرتے وقت اکثر یہ دقت پیش آتی ہے(۲۹)۔

Lexical selection یا 'لغوی انتخاب' اس معنیاتی ضرورت کو کہتے ہیں جس کے تحت کسی زبان کے الفاظ کو صرف مخصوص الفاظ کے ساتھ جوڑ کر ہی ان میں سے معنی اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ بہ صورت دیگر اگر نحوی ترتیب درست بھی ہو تو لفظ اپنے معنی نہ دے سکے۔ مثلاً اگر کہا جائے ''پانی رو رہا ہے'' تو نحوی اعتبار سے یہ جملہ درست ہوگا لیکن معنیاتی اعتبار سے اس کے کوئی معنی ظاہر نہیں ہوں گے کیوں کہ اس میں لغوی انتخاب کے اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

ف معنی د[illegible]۔ اس کے پس پشت کچھ سماجی، سیاسی، تہذیبی، ثقافتی، لسانی، علاقائی یا ادبی عوامل بھی ہوتے ہیں، جو کسی لفظ کے معنی کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں لفظ 'گھر' عموماً انسانوں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے، لیکن 'پرندوں کا گھر'، 'چڑیا گھر' اور 'عجائب گھر' وغیرہ میں اس کے معنی مختلف ہو جاتے ہیں۔ تاہم ان کے علاوہ جن جملوں میں ضمائر استعمال ہوتے ہیں وہاں بھی اکثر یہ صورت حال پیش آتی ہے۔ Lexicalisation کا مطلب 'لغویانا' ہے۔ یہ ایسا عمل ہے جس کے تحت کسی دوسرے لغوی نظام میں موجود ایسی چیز، حالت یا کیفیت کے لیے، جسے عموماً تشریح و توضیح یا مرکبات کی مدد سے بیان کیا جاتا ہے، ایک لفظ تشکیل دے کر بیان کر دیا جائے۔ چناں چہ جب کسی بھی زبان میں موجود لغوی خلا کو پر کیا جاتا ہے تو lexicalisation عمل میں آتی ہے(۳۰)۔

لغت نویسی (Lexicography):

لغت نویسی کا تعلق اطلاقی لسانیات سے ہے۔ اس کے لیے انگریزی میں lexicography کی اصطلاح مستعمل ہے، جو lexico بمعنی 'لفظ کا'(۳۱) اور graphy بمعنی 'تحریر کرنا'، 'بنانا' یا 'وضاحت کرنا'(۳۲) کے امتزاج سے بنی ہے۔ یوں lexicography کے معنی 'لفظ کو تحریر کرنا' یا 'لفظ کی وضاحت کرنا' کے ہیں۔

اصطلاحاً یہ تین تصورات پر مبنی ہے:

الف۔ لغات مرتب کرنے کی سائنس جیسے میٹا لیکسیکو گرافی (meta lexicography)۔

ب۔ کسی مخصوص زبان کے لغویات کی تفصیل کی فراہمی کے لیے لغت ترتیب دینا۔

ج۔ کسی بھی زبان یا علم کی کسی شاخ سے متعلقہ لغات۔(۳۳)

ہیننگ برگن ہولٹز (Henning Bergenholtz) مزید وضاحت کرتے ہوئے اسے دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

الف۔ لغت کے ان نظریات اور تصورات کی ترویج جن کا تعلق لغات کے استعمال، ساخت و ترتیب اور مشمولات سے ہوتا ہے۔لغت نویسی کے اس حصے کو میٹا لیکسیکوگرافی (Meta lexicography) یا نظریاتی لغت نویسی (Theoretical lexicography) کہتے ہیں۔

ب۔ اصل لغات کی منصوبہ بندی اور تدوین۔اس حصے کو عملی لغت نویسی (Practical lexicography) یا عملِ لغت نویسی (lexicographic Practice) کہتے ہیں (۳۴)۔

اس کی رو سے دیکھا جائے تو علم لغت اور لغت نویسی دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور یہی قریبی تعلق بہت سے مباحث کو جنم دیتا ہے، جنھیں بوسونسن (Bo Svenson) کے مطابق تین زاویوں سے پرکھا جاسکتا ہے:

الف۔ علم لغت اور لغت نویسی ایک ہیں۔

ب۔ لغت نویسی، علم لغت کی ایک شاخ ہے۔

ج۔ علم لغت، میٹا لیکسیکوگرافی (لغت نویسی) کے برابر ہے۔

لیکن خود بوسونسن وضاحت کرتے ہیں کہ علم لغت ایک ایسا علم ہے جو کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کے مطالعے، اس کی ساخت اور دیگر خصوصیات سے علاقہ رکھتا ہے۔یہ نہ صرف الفاظ کے معنی اور معنی کے آپس میں تعلق (معنیات) کا مطالعہ کرتا ہے بل کہ یہ مفردات کی تشکیل اور ان کی ساخت کا مطالعہ بھی ہے۔اس طرح علم لغت، لغت نویسی یا میٹا لیکسیکوگرافی نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس قدر وسعت کا حامل ہے کہ لغت نویسی کو اس کی ایک شاخ قرار دیا جاسکے۔تاہم یہ ضرور ہے کہ یہ لغت نویسی کے لیے اہم بنیادیں تشکیل دیتا ہے (۳۵)۔

اگرچہ دونوں اصطلاحات الفاظ سے اپنے مشترکہ تعلقات کی بنا پر باہم متعلق ہیں، لیکن پھر بھی لغت سازی، علم لغت پر انحصار کرتی ہے یعنی علم لغت کی طرح لغت نویسی بھی کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ سے بحث کرتی ہے لیکن اس کا طریقۂ کار قدرے مختلف ہے۔علم لغت الفاظ کی عمومی خصوصیات سے علاقہ رکھتا ہے جب کہ لغت نویسی کسی زبان کی لغوی اکائیوں کی انفرادی خصوصیات کو اپنا موضوع بناتی ہے اور ان کی اصل، املا، تلفظ، معنی اور استعمال سے متعلق ممکنہ معلومات فراہم کرتی ہے (۳۶)۔اس طرح لغت نویسی کو لغات تحریر کرنے کا فن یا لغات مرتب ومدون کرنے کا علم قرار دیا جاسکتا ہے۔جب کہ علم لغت کسی زبان کے الفاظ کا مطالعہ اس کے لغوی نظام کی مبادیات کے طور پر کرتا ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کوئی بھی لفظ مختلف خصوصیات کا حامل ہوسکتا ہے، لیکن ان تمام خصوصیات کی ایک لغت ساز کو ضرورت نہیں ہوسکتی کیوں کہ لغت نویسی کے حوالے سے اس کی ضروریات کا تعین ایک لغت کی تدوین کے مقاصد اور اس سے استفادہ کرنے والوں پر منحصر ہے۔لہٰذا لغت کی تدوین کے لیے ایک لغت نویس اس کی عملی افادیت کو بھی پیش نظر رکھتا ہے کہ وہ حقیقی زندگی میں کس حد تک معاون ثابت ہوسکتی ہے (۳۷)۔

لغت نویسی کے لیے معنیات بھی ایک بنیاد فراہم کرتا ہے لیکن اس سے یہ مراد ہرگز نہیں لی جاسکتی کہ لغت نویسی کو

معنیات تک محدود کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ لغت نویسی صرف لغات کی معنوی صفات کا اظہار نہیں بل کہ کچھ لغات لسانیات کی دیگر معلومات پر بھی مبنی ہوتی ہیں مثلاً تلفظ یا املا کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی جانے والی لغات، اشتقاقی لغات وغیرہ۔ اس قسم کی لغات معنوی تفصیلات کے احاطۂ کار سے الگ ہیں۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ لغت نویسی کا تعلق معنیات سے ضرور ہے، لیکن یہ دونوں مکمل طور پر مترادف نہیں کہے جا سکتے۔ اسی طرح کا ایک مغالطہ لغت نویسی اور لسانیات کے باہمی تعلق کے بارے میں بھی پایا جاتا ہے۔ بعض ماہرین اسے لسانیات کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں جب کہ بوسونسن سمیت کئی ماہرین اسے ایک الگ شعبہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس بات پر عموماً اتفاق کیا جاتا ہے کہ لسانیات بھی لغت نویسی کے لیے اہم بنیادیں فراہم کرتی ہے اور اسی طرح لغت نویسی اور اس کے نتیجے میں ظاہر ہونے والا کام بھی لسانیاتی تحقیق میں معاون ثابت ہوتا ہے[۳۸]۔

لغت نویسی کی بابت ایک اہم مسئلہ لغت نویسی کے دائرۂ کار کا ہے۔ لغت نویسی سے مراد لغت سازی کا عمل ہے اور لغت کو عموماً حروف تہجی کے اعتبار سے کسی زبان کے الفاظ کی ایک ایسی فہرست قرار دیا جاتا ہے، جو ان کے املا، تلفظ، ہجوں، تاریخ، استعمال، اسناد، متبادل الفاظ، ماخوذ الفاظ اور مترادفات سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ لہٰذا اگر اس تعریف کو مدنظر رکھا جائے تو انسائیکلو پیڈیا اور تھیسارس وغیرہ اس کے دائرۂ اختیار سے باہر نکل جاتے ہیں۔ اسی سوچ کی بنا پر مِک آرتھر (McArthur) یہ تجویز دیتے ہیں کہ ہمیں اس ضمن میں مائیکرو لغت سازی اور میکرو لغت سازی میں فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ مائیکرو لغت سازی حروف تہجی کی ترتیب سے لغوی اکائیوں کی معلومات سے بحث کرتی ہے جب کہ میکرو لغت سازی کا دائرہ کار وسیع ہے۔ یہ نہ صرف ہر طرح کا حوالہ جاتی کام اپنے دائرۂ اختیار میں شامل کر لیتی ہے بل کہ لغت اور انسائیکلو پیڈیا میں تفریق بھی روا نہیں رکھتی۔ وسیع لغت سازی کا یہ نقطۂ نظر خالص مشرقی یا مرکزی یورپ کے نقطۂ نظر سے اخذ کردہ ہے، لیکن انگریزی بولنے والے گروہ اس نقطۂ نظر کے حامی ہیں کہ لغت ایسی حوالہ جاتی کتاب ہے ،جس میں ایک لفظ سے متعلق صرف لسانیاتی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طرح لغت انسائیکلو پیڈیا اور تھیسارس سے مختلف قرار پاتی ہے[۳۹]۔

درج بالا بحث کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ علم لغت کا تعلق نظریاتی لسانیات سے ہے جب کہ لغت نویسی اطلاقی لسانیات کے دائرہ کار میں داخل ہے۔ علم لغت، لغت نویسی کے لیے نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے اور ترتیب و تدوینِ لغت اور علم لغت کا کام کئی پہلوؤں سے تقریباً ایک ہی نوعیت کا ہے، لیکن پھر بھی انھیں نظریہ بہ مقابلہ عمل تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دونوں الگ اور خود مختار مضامین ہیں اور دونوں کا اپنا ایک الگ احاطہ ہے۔ یہ دوسرے مضامین کے قواعد وضوابط اختیار کرتے ؛ایک دوسرے سے مدد لیتے اور ایک دوسرے کے لیے ارتقا کے لیے معاون ثابت ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی وٹولڈ دوروزیوسکی (۱۸۹۹ء۔۱۹۷۶ء:Witold Doroszewski) کے نزدیک لغت نویسی، علم لغت سے ایک بہتر شاخ ہے کیوں کہ مقاصد سے نتائج زیادہ اہم ہوتے ہیں اور نظریاتی اصولوں کی افادیت کا اندازہ اس کے نتائج سے ہی لگایا جاتا ہے[۴۰]۔

حوالہ جات

۱۔ اجمل خان نے لغت کو یونانی لفظ logas کا ہم معنی بتایا ہے جب کہ اصل یونانی لفظ logos ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے:اجمل خان،نفائس اللغات مصنفہ اوحدالدین بلگرامی،مشمولہ: اردو لغت (پٹنہ: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری،۱۹۹۳ء)،ص ۸۵

۲۔ ہوریس جیرالڈ ڈینز(Horace Gerald Danner)،*A Thesaurus of English Word Roots*، (میری لینڈ: رومین اینڈلٹل فیلڈ،۲۰۱۴ء)،ص۴۵۳

۳۔ ڈونلڈ جے۔بورر(Donald J. Borror)،*Dictionary of Word Roots and Combining Forms*،(کیلی فورنیا:میفیلڈ پبلشنگ کمپنی،۱۹۶۰ء)،ص۵۴۔

۴۔ مائیکل جے۔شیہان(Micheal J. Sheehan)،*Word Parts Dictionary*،(نارتھ کیرولینا: میک فارلینڈ اینڈ کمپنی،۲۰۰۰ء)،ص۴۹

۵۔ ایس۔کے۔حسینی،اردولغت نویسی اور اہل انگلستان،مشمولہ: اردو لغت نویسی:تاریخ،مسائل اور مباحث، (کراچی:فضلی سنز،۲۰۱۷ء)،مرتبہ:رؤف پاریکھ،ص ۲۶۶

۶۔ ان نکات کی مکمل تفصیل اور لغت بہ طور'لفظ'اور بہ طور'کتاب' کے لیے شان الحق حقی کی فراہم کردہ اسناد کے لیے دیکھیے: شان الحق حقی،مراسلات،مشمولہ: اردو نامہ،(کراچی: دسمبر۱۹۶۶ء)،شمارہ نمبر۲۶،ص۹۹۔۱۰۱

۷۔ جان ایٹو(John Ayto)،*Word Origins*،(لندن:اے اینڈسی بلیک،۲۰۰۵ء)،ص۱۶۴

۸۔ آر۔آر۔کے۔ہارٹ مین اور گریگری جیمز(R.R.K.Hartmann and Gregory James)، *Dictionary of Lexicography*،(لندن: روتلیج،۲۰۰۲ء)،ص۴۱

۹۔ *Concise Oxford Dictionary for Current English*،(اوکسفرڈ:اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس،۱۹۹۸ء)

۱۰۔ ایگر برخانوو(Igor Burkhanov)،*Lexicography:A Dictionary of Basic Terminology*،(پولینڈ: رجیسو پیڈا گوجیکل یونیورسٹی،۱۹۹۸ء)،ص۶۴۔۶۵

۱۱۔ لیڈسلوژگوستا(Ladislav Zgusta)،*Manual of Lexicography*،(دی ہیگ:ماؤٹن اینڈ کمپنی،۱۹۷۱ء)،ص۱۷

۱۲۔ رؤف پاریکھ،علم لغت،اصول لغت اور لغات،(کراچی:فضلی سنز،۲۰۱۷ء)،ص۲۳

۱۳۔ ہاورڈ جیکسن(Howard Jackson)،*Lexicography: An Introduction*،(لندن: روتلیج، ۲۰۰۲ء)،ص۲۵۔۲۶

۱۴۔ علم لغت،اصول لغت اور لغات،ص۲۳

۱۵۔ *Lexicography: An Introduction*،ص۲۶۔۲۷

۱۶۔ بوسونسن(Bo Svensen)،*A Handbook of Lexicography*،(لندن: کیمبرج یونیورسٹی پریس،۱۹۹۳ء)،ص۱

۱۷۔ http://www.etymonline.com/search?q=lexicology، بتاریخ ۲۶رفروری ۲۰۱۸ء

۱۸۔ Concise Oxford English Dictionary، (اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۲۰۰۴ء)، مرتبہ: کیتھرین سونز (Catherine Soanes)، اشاعت یازدہم

۱۹۔ ایم۔اے۔کے۔ہیلیڈے، وولف گینگ ٹیوبرٹ، کولن ییلپ اور اینا چرماکووا(M.A.K.Halliday, Wolfgang Teubert, Colin Yallop and Anna Cermakova)، Lexicology and Corpus Linguistics، (نیویارک: کنٹینیم، ۲۰۰۴ء)، ص۱۶۹

۲۰۔ ایم۔اے۔کے۔ہیلیڈے(M.A.K.Halliday)، Lexicology، مشمولہ: Lexicology and Corpus Linguistics، ص۳

۲۱۔ Dictionary of Lexicography، ص۸۶

۲۲۔ Lexicography:A Dictionary of Basic Terminology، ص۱۳۹

۲۳۔ نیلادری شیکھرداس(Niladri Sekhar Dash)، The Art of Lexicography، http://www.eolss.net/sample-chapters/C04/E6-91-16.pdf، بتاریخ: ۲۰رجون ۲۰۱۷ء

۲۴۔ Dictionary of Lexicography، ص۸۳

۲۵۔ علم لغت، اصول لغت اور لغات، ص۱۶

۲۶۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: Dictionary of Lexicography، ص۸۶۔۸۷، نیز ص۱۵۴

۲۷۔ عامر علی خان، فرہنگ اصطلاحات لسانیات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص۲۴۸، نیز ص۱۳۰

۲۸۔ علم لغت، اصول لغت اور لغات، ص۱۰۔۱۱

۲۹۔ Dictionary of Lexicography، ص۸۴

۳۰۔ علم لغت سے متعلق اصطلاحات کی مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: Dictionary of Lexicography

۳۱۔ Word Parts Dictionary، ص۴۸ ۳۲۔ ایضاً، ص۳۷

۳۳۔ Lexicography:A Dictionary of Basic Terminology، ص۱۳۶

۳۴۔ ہیننگ برگن ہولٹز اور روفس ایچ۔گوز(Henning Bergenholtz and Rufus H.Gouws)، What is Lexicography، http://www.researchgate.net/publication/269868804، بتاریخ: ۲۳رجولائی ۲۰۱۷ء، ص۳۸

۳۵۔ A Handbook of Lexicography، ص۳

۳۶،۳۷۔ http://www.eolss.net/sample-chapters/C04/E6-91-16.pdf، بتاریخ: ۲۰رجون ۲۰۱۷ء

۳۸۔ A Handbook of Lexicography، ص۳

۳۹۔ Lexicography:A Dictionary of Basic Terminology، ص۱۳۶

۴۰۔ وٹولڈ دوروز یوسکی(Witold Doroszewski)، Elements of lexicology and Semiotics، (دی ہیگ: ماؤٹن اینڈ کمپنی ۲۰۰۶ء)، ص۳۶